رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

282

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZLQADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی — سالانہ — ششماہی — سہ ماہی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۵	مورخہ ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ	یوم جمعہ	مطابق ۲۶ فروری ۱۹۳۷ء	نمبر ۴۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ فروری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے درد نقرس میں اب خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے پہلے کی نسبت کمی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؛

آج نماز مغرب کے بعد جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے تمام افغان احباب کو جو قادیان میں مقیم ہیں۔ دعوت طعام دی ؛

آج تمام دن مطلع ابر آلود رہا۔ اور شام کے قریب ترشح شروع ہو گیا ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تقوےٰ کی راہوں کو یوں ڈھونڈو جیسے ایک گدا روٹی تلاش کرتا ہے

"خدا کی جناب میں بدکاری اور بدنظری ایسے ناپاک گناہ ہیں۔ جن سے نیکیاں باطل ہو جاتی ہیں۔ اور آخر اسی دُنیا میں جسمانی عذاب نازل ہو جاتے ہیں۔ پس اگر کوئی تقوےٰ کے محکم قلعہ میں داخل ہونے کی نیت سے ایک سے زیادہ بیویاں کرتا ہے۔ اس کے لئے صرف جائز ہی نہیں۔ بلکہ یہ عمل اس کے لئے موجب ثواب ہے۔ جو شخص اپنے تئیں بدکاری سے روکنے کے لئے تعدد ازدواج کا پابند ہوتا ہے۔ وہ گویا اپنے تئیں فرشتوں کی طرح بنانا چاہتا ہے۔ میں خوب جانتا ہوں۔ کہ یہ اندھی دُنیا صرف جھوٹی منطقوں۔ اور جھوٹی شیخیوں میں گرفتار ہے۔ وہ لوگ جو تقوےٰ کی تلاش میں لگے نہیں رہتے۔ کہ کیونکر حاصل ہو اور تقوےٰ کے حصول کے لئے کوئی تدبیر نہیں کرتے اور نہ دعا کرتے ہیں۔ ان کی حالتیں اس پھوڑے کی مانند ہیں۔ جو اوپر سے بہت چمکتا ہے۔ مگر اس کے اندر بجز پیپ کے اور کچھ نہیں۔ اور خدا کی طرف جھکنے والے جو کسی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے۔ وہ تقوےٰ کی راہوں کو یوں ڈھونڈتے پھرتے ہیں جیسا کہ ایک گدا روٹی کو۔ اور جو لوگ خدا کی راہ میں مصیبتوں کی آگ میں پڑتے ہیں۔ جن کا دل ہر وقت مغموم رہتا ہے۔ اور خدا کی راہ میں بڑے مقاصد مگر دشوار گزار۔ ان کی رُوح کو تحلیل کرتے اور کمر کو توڑتے رہتے ہیں ان کے لئے خدا خود تجویز کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے دن یا رات میں سے چند منٹ اپنی مانوس بیویوں کے ساتھ بسر کریں اور اس طرح پر اپنے کوفتہ اور شکستہ نفس کو آرام پہنچائیں۔ اور پھر سرگرمی سے اپنے دینی کام میں مشغول ہو جائیں۔ ان باتوں کو کوئی نہیں سمجھتا۔ مگر وہ جو اس راہ میں مذاق رکھتے ہیں "

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۱ فروری سے ۲۴ فروری ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	نمبر	نام
۴۶	خدا یار صاحب ضلع گجرات	۵۱	رحمت بی بی صاحبہ ضلع ہوشیارپور
۴۷	غلام قادر صاحب ؍؍ لائل پور	۵۲	محمد فاضل صاحب دہلی
۴۸	غلام فاطمہ صاحبہ ؍؍	۵۳	محمد الدین صاحب ضلع گورداسپور
۴۹	میاں چوہڑ صاحب ؍؍ ہوشیارپور	۵۴	میاں جلال صاحب ؍؍ گجرات
۵۰	زینب بی بی صاحبہ ؍؍		

ضروری اعلان برائے تحقیقاتی کمیشن

جملہ ممبر صاحبان تحقیقاتی کمیشن کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ چونکہ کمیشن نے ۲۷ فروری کو صبح ہی نظارت بیت المال کا معائنہ کرنا ہوگا۔ اس لئے وہ مہربانی فرما کر جمعہ ۲۶ فروری کی شام کو قادیان پہنچ جائیں۔ اور ۲۷ کی صبح سات بجے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب صدر کمشن کی کوٹھی پر تشریف لے آئیں۔

خاکسار غلام محمد اختر۔ سیکرٹری تحقیقاتی کمشن

احمدی خواتین کے متعلق ایک اہم مسئلہ

گذشتہ مجلس مشاورت میں سلسلہ کی مالی مشکلات کے دور کرنے کے سلسلہ میں ایک تجویز سب کمیٹی نے یہ بھی پیش کی تھی۔ کہ مستورات کے چندہ کی تشخیص پر زور دیا جائے۔ یعنی جو احمدی عورتیں چندہ دینے کے قابل ہوں۔ ان کے لئے چندہ ادا کرنا ایسا ہی ضروری ہو۔ جیسا کہ مردوں کے لئے ضروری ہے۔

اس کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ فیصلہ فرمایا:۔

"چونکہ اس بارہ میں عورتوں کو رائے دینے کا موقعہ ملنا چاہیئے۔ اس لئے اسے اگلی مجلس مشاورت تک ملتوی کیا جاتا ہے۔ بیت المال اور اخبار والوں کو چاہیئے۔ کہ اس کے متعلق آراء تیار کریں"

پس احمدی خواتین اور ذمہ دار اصحاب سے گذارش ہے۔ کہ وہ اس سوال کے ہر پہلو کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔ ہم خواتین کو اس بارے میں اظہار رائے کا موقعہ دینے کے بعد اپنا خیال ظاہر کریں گے۔

تمام جماعتیں آگاہ رہیں

حکیم فضل الٰہی کا جماعت سے اخراج

"الفضل" کے گذشتہ دو پرچوں میں نظارت امور عامہ نے بوضاحت اعلان کیا تھا۔ کہ ایک شخص حکیم فضل الٰہی احمدی بنا ہوا ہے۔ اور احمدیت کی آڑ میں لوگوں کو دھوکہ دے کر ہزاروں روپے جماعت امرت سر کا کھا گیا ہے۔ اور پھر سری نگر فرار ہو گیا ہے۔ سرینگر کے مبلغین اور سیکرٹری تبلیغ خواجہ صدر الدین صاحب کو بھی اس امر کی اطلاع دی گئی تھی۔ مگر باوجود اس اطلاع کے سری نگر کی جماعت نے پرواہ نہ کی۔ اور ڈیڑھ سو روپیہ کا نقصان اس کے ہاتھوں اٹھایا۔ اس لئے اب پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تمام امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان و دیگر عہدے داران اپنی اپنی جماعتوں میں بار بار اعلان کر دیں۔ کہ یہ شخص دھوکہ باز ہے۔ اور اس سے اپنے آپ کو بچائیں۔ نیز یہ کہ اسے جماعت سے خارج کیا جاتا ہے۔ اس لئے جہاں وہ ہو۔ وہاں کی پولیس کو واقعات کی اطلاع کر دیں۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

سائیکل پر تبلیغی سفر کرو

۲۲ نومبر ۱۹۳۵ء کو میں کندرا پاڑا سے بذریعہ موٹر روانہ ہوا۔ اور بھدرک شہر سے باقاعدہ سائیکل پر تبلیغی سفر شروع کیا۔ میرا "ہرکولیس" مارکہ سائیکل پرانا جو کہ میں نے ۲۳ روپیہ سے خریدا تھا۔ خوب کام دیتا رہا۔ قریباً ۲۰ پونڈ بوجھ جس میں بستر۔ سوٹ کیس۔ بالٹی۔ لالٹین تبلیغی ٹریکٹ ۲۰ بڑے بڑے تبلیغی چارٹ اور مرمت کا سامان وغیرہ شامل تھا۔ بہت آسانی سے میں نے لادا ہوا تھا۔ ایک سال تین ماہ تک بنگال میں دورہ کیا۔ اور حساب کرنے سے معلوم ہوا کہ قریباً ڈیڑھ سو روپیہ کرایہ ریل و موٹر و قلیوں کے خرچ سے بچا ہے۔ اور ابھی سائیکل بدستور موجود ہے۔ صرف ۴ روپے اس کی مرمت پر خرچ ہوئے۔ حالانکہ بہت خراب راستوں برسات کیچڑ وغیرہ میں بھی کثرت سے چلانا پڑا۔ پھر آپ اس کم خرچ اور اعلےٰ کام سے کیوں فائدہ نہیں اٹھاتے۔ سائیکل لو اور ریل نکلو۔ اور گاؤں گاؤں پہنچکر پیغام

جذبات مہجور

دربارِ خلافت میں پہنچے سرسبز ہوئے آباد ہوئے
سب رنج مٹے تسکین ملی۔ غم دور ہوئے دل شاد ہوئے

ہر وقت دلوں میں ہے اپنے ایمان خدا کی نصرت پر
رنجوں کی کبھی پروا نہ کی گو ہم وقفِ بیداد ہوئے

آپس میں محبت رکھتے ہیں۔ دل موم کی صورت ہیں سب کے
دشمن کے مقابل پر آکر پتھر کے بنے فولاد ہوئے

ہم سر کو جھکا کر مقتل میں خود شوق شہادت میں پہنچے
جب قتل پر اپنے آمادہ شمشیر بکف جلاد ہوئے

تم ظلم و ستم کے بانی ہو۔ اور جور و جفا کے موجد ہو
ہم رنج و الم سہ سہ کے پلے۔ غم کھانے میں استاد ہوئے

ارشادِ الٰہی پر جوروں نے بابِ اثر کو کھول دیا
جب وقتِ سحر نالے اپنے مائل بہ لبِ فریاد ہوئے

تا وقت مقدر مجبوراً افسردہ گلوں کا ساتھ دیا
گو ہم پہ ستم مالی نے کئے صدہا جورِ صیاد ہوئے

تھی فکر ہمیں تاریخ لکھیں۔ اک دشمن کی بربادی کی
ہاتف نے پکارا برجستہ۔ پیغامی سب برباد ہوئے

مہجور پھنسے تھے مدت سے تم دھوکے کی زنجیروں میں
سب بند خدا نے توڑ دیئے صد شکر کہ پھر آزاد ہوئے

۱۳۵۵ھ مہجور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ

احباب زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنے کی کوشش کریں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید سے تعلق جو مطالبات فرمائے۔ ان میں مالی قربانی کا مطالبہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ سلسلہ کی ضروریات کے پورے ہونے کا انحصار روپیہ پر ہے۔ اور روپیہ کی عدم موجودگی چلتے کام میں نہ صرف روکاوٹ پیدا کر سکتی ہے۔ بلکہ اسے نقصان بھی پہونچا دیتی ہے۔ تحریک جدید کے گزشتہ دو سالوں میں خدا تعالےٰ نے جن احباب کو اس بات کی توفیق بخشی ہے۔ کہ وہ مالی قربانی کے مطالبہ پر لبیک کہیں۔ وہ محسوس کر سکتے ہیں۔ کہ ان کے اموال میں تو کوئی ایسی کمی نہیں آئی۔ جسے ناقابل برداشت کہا جا سکے۔ لیکن اس قربانی کے ادا کرنے کے بعد انہیں جو روحانی سرور اور لذت حاصل ہوئی۔ جو ایمانی شگفتگی میسر آئی۔ جو دلی اطمینان اور سکینت نصیب ہوئی۔ وہ ایسی بیش بہا چیز ہے۔ کہ اگر اپنا سب کچھ بھی اس کے لئے قربان کر دینا پڑے۔ تو یہ کوئی مہنگا سودا نہیں ہے۔ جب صورت حال یہ ہے۔ اور ادھر تحریک جدید کا تیسرا سال شروع ہے۔ اور اس میں مالی قربانی کے متعلق احباب کرام وعدے بھی کر چکے ہیں۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ ان وعدوں کو جلد سے جلد اور پورے جوش و سرگرمی کے ساتھ پورا نہ کیا جائے۔

اگر کسی نے اپنی سستی اور کوتاہی کی وجہ سے تحریک جدید کے تیسرے سال کے لئے مالی قربانی کا وعدہ میعاد کے اندر اندر نہیں کیا۔ تو اس کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اسے دین و دنیا کی خیر حاصل کرنے اور اپنا قرب عطا کرنے کا جو خاص موقعہ عطا کیا تھا۔ اس سے بوجہ اپنی بدقسمتی کے فائدہ اٹھانے سے وہ محروم رہ گیا لیکن جنہوں نے گزشتہ سالوں سے بھی بڑھ چڑھ کر وعدے کئے۔ اور جو خدا تعالےٰ کے فضل سے پختہ نیت اور ارادہ رکھتے ہیں کہ اپنے وعدے پورے کریں۔ انہیں یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو۔ ان کا وعدہ ایفا ہو جائے۔ کیونکہ خاص ضروریات اور حالات کے ماتحت مرکز میں فوری طور پر روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور جلد روپیہ فراہم نہ ہونے سے نقصان کا خطرہ ہے۔

بے شک سال کے ختم ہونے تک اپنا وعدہ پورا کرنے والے بھی بڑے ثواب کے مستحق ہوں گے۔ اور خدا تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا کرے گا۔ لیکن جو اصحاب خاص ضرورت کے موقعہ پر اپنی ضروریات پر سلسلہ کی ضروریات کو مقدم کریں گے وہ بہت زیادہ ثواب حاصل کریں گے۔

پس ہر مقام کے ذمہ دار اصحاب اور سرگرم کارکنوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے ہاں کے سب اصحاب تک یہ بات پہونچا دیں۔ کہ تحریک جدید کے لئے جن اصحاب نے وعدے کئے ہوئے ہیں۔ اپنی خوشی اور مرضی سے کئے ہوئے ہیں۔ وہ جلد سے جلد انہیں پورا کر دیں۔ اور ان کے سامنے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ اسوہ حسنہ رکھیں کہ باوجود اس کے کہ گزشتہ دو سالوں کی رقموں کے برابر تیسرے سال حضور نے تحریک جدید کے لئے چندہ لکھایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ یکمشت ادا فرما چکے ہیں۔

ذاتی اور خاندانی ضروریات تو زندگی بھر انسان کے ساتھ لگی ہی رہتی ہیں۔ اور انسان حتے الامکان ان کو پورا بھی کرتا رہتا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے اور روحانی ترقی پانے کے خاص مواقع کبھی کبھار ہی میسر آتے ہیں۔ اور ان سے فائدہ نہ اٹھانا بہت بڑی بدقسمتی کی علامت ہوتا ہے۔ آئندہ انشاء اللہ تحریک جدید سے بھی بڑی اور عظیم الشان تحریکیں ہوں گی۔ اور مخلصین ایک دوسرے سے بڑھ کر ان میں حصہ لیں گے۔ اور شاندار جانی و مالی قربانیاں پیش کریں گے۔ لیکن سب سے پہلی تحریک جدید میں شامل ہونے اور اس کے مطالبات کو پورا کرنے کا شرف بعد والوں کو کہاں میسر ہوگا۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ایک وقت آئے۔ جب پہلی تحریک جدید بعد کی عظیم الشان تحریکوں کے نیچے اسی طرح دب جائے۔ جس طرح بنیاد کی اینٹیں عالی شان عمارت کے نیچے چھپ جاتی ہیں۔ لیکن اس میں حصہ لینے والوں کو وہی شرف حاصل ہوگا۔ جو رفیع المنزلت عمارت کے مقابلہ میں اس کی بنیاد کو ہوتا ہے۔ اور یہ اتنا بڑا شرف ہے۔ کہ کوئی خوش قسمت ہی حاصل کر سکتے ہیں۔

پس احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنی وقتی اور عارضی مشکلات اور تکالیف کو نہ دیکھیں بلکہ یہ غور کریں۔ کہ سب سے پہلی تحریک جدید میں حصہ لے کر خدا تعالےٰ کے حضور کونسی جگہ حاصل کر رہے ہیں۔ اور بعد میں آنے والی نسلوں کے لئے کیسی خوشگوار اور نہ مٹنے والی یادگار قائم کر رہے ہیں۔ اور وہ بھی اس طرح کہ انہوں نے اپنی مرضی اور خواہش سے جس قدر مالی قربانی پر آمادگی کا اظہار کیا۔ اسی قدر قبول کر لی گئی۔ اتنی آسانی سے اتنی بڑی سعادت کا حاصل ہونا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

غرض تحریک جدید کے مالی مطالبہ پر لبیک کہنے والے اصحاب کو کوشش کرنی چاہیئے کہ جس طرح بھی زیادہ سے زیادہ ثواب اور اجر کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ وہی طریق اختیار کریں۔ اور وہ طریق یہ ہے کہ اپنے وعدے حتے الامکان فوری طور پر اور یکمشت پورے کریں۔

کاغذ کی گرانی کا اثر اخبارات پر

جنگ کی افواہوں نے اشیاء کی گرانی پر جو اثر ڈالا ہے۔ اسے سب سے زیادہ ہندوستان کے اخبارات نے محسوس کیا ہے۔ چنانچہ انجمن اخبار نویسان ہند نے اپنے ایک حال کے اجلاس میں حسب ذیل قرارداد منظور کی ہے:۔

"یہ انجمن اخباری کاغذ کی ناقابل برداشت گرانی کو تشویش و اضطراب کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اور اخبار نویسوں سے استدعا کرتی ہے۔ کہ حکومت کو بحری محصول کم کرنے پر آمادہ کریں۔ تاکہ محصول کی کمی سے کاغذ کی گرانی میں کچھ تو فرق آ سکے"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ کاغذ کی گرانی کو ہندوستان کے اخبارات اپنے لئے ایک بہت بڑا خطرہ محسوس کر رہے ہیں۔ اور بڑے بڑے اخبارات سمجھ رہے ہیں۔ کہ اگر کاغذ کی قیمت میں کمی نہ ہوئی۔ تو ان کے لئے اپنی زندگی قائم رکھنا محال ہوگا۔ بعض اخبارات نے تو قیمت میں اضافہ کر دیا ہے۔ اور قریبًا سب نے پہلے سے ہلکا کاغذ لگانا شروع کر دیا ہے۔ اخبار "الفضل" کے لئے بھی گرانی کی مشکلات ناقابل برداشت ہو رہی ہیں۔ احباب کرام کو چاہیئے کہ اپنی اپنی جگہ اس کی اشاعت بڑھانے میں سرگرمی دکھائیں اور ایسے اصحاب جو اخبار خریدنے کی استطاعت رکھتے ہیں۔ مگر خریدتے نہیں۔ انہیں خریدار بنائیں۔ اس بارے میں جلد مؤثر کوشش کرنی چاہیئے۔

اصلاحِ اعمال کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات

از نظارت تعلیم و تربیت

۳

غصہ فرو کرنے کا علاج

ا۔ عن عطیۃ ابن عروۃ السعدیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغضب من الشیطان وان الشیطان خلق من النار وانما یطفأ النار بالماء واذا غضب احدکم فلیتوضاء (ابوداؤد)

ترجمہ:۔ حضرت عطیہ بن عروہ سعدی سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے۔ اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو چاہیئے کہ وہ وضو کر لے۔

(ب) عن ابی ذرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا غضب احدکم وھو قائم فلیجلس وان ذھب عنہ الغضب والا فلیضطجع (احمد)

ترجمہ:۔ حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اگر وہ کھڑا ہو۔ تو چاہیئے کہ بیٹھ جائے۔ اور اگر اس طرح بھی اس کا غصہ فرو نہ ہو تو چاہیئے۔ کہ لیٹ جائے۔

مظلوم کی بددعا

عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاک ودعوۃ المظلوم فانما یسأل اللہ تعالیٰ حقہ وان اللہ لایمنع ذا حق حقہٗ (البیہقی)

ترجمہ:۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مظلوم کی دعا سے ڈرو۔ کیونکہ مظلوم کے حق کا اللہ تعالیٰ خود محافظ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کسی حقدار کا حق نہیں روکتا۔

ظالم سے پرہیز کرو

عن اوس بن شرجیلؓ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من مشیٰ مع ظالم لیقویہ ویعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام (البیہقی)

ترجمہ:۔ حضرت اوس بن شرجیلؓ کہتے ہیں۔ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ کہ جو شخص ظالم کے ساتھ اس لئے چلے۔ کہ اسے طاقتور بنائے۔ بحالیکہ یہ جانتا ہو۔ کہ وہ ظالم ہے۔ تو ایسا شخص خارج از اسلام ہے۔

درجات ایمان

عن ابی سعید ن الخدریؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من رایٰ منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ وان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان (البخاری و مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص تم میں سے کوئی برائی دیکھے۔ تو اس کا فرض ہے کہ اس کو اپنے ہاتھ سے روکے۔ اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کرے اور اگر اس بات کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل میں ہی بُرا منائے۔ مگر یہ بہت ہی کمزور ایمان ہونے کا ثبوت ہوگا۔

صابر اور شاکر کون ہے

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خصلتان من کانتا فیہ کتبہ اللہ شاکراً صابراً من نظر فی دینہ الی من ھو فوقہ فاقتدیٰ بہ ونظر فی دنیاہ الی من ھو دونہ فحمد اللہ علی ما فضل اللہ علیہ کتبہ اللہ شاکراً صابراً ومن نظر فی دینہ الی من ھو دونہ ونظر فی دنیاہ الی من ھو فوقہ فاسف علیٰ ما فاتہ منہ لم یکتبہ اللہ شاکراً ولا صابراً (الترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ اور اپنے دادا سے روایت کی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو خصلتیں جس شخص میں ہوں۔ اللہ تعالےٰ اس کو اپنے حضور شاکر اور صابر لکھ لے گا۔

۱۔ جو شخص دین کے معاملہ میں اپنے سے زیادہ ایماندار شخص کو دیکھے۔ اور اس کی اقتدا کرے۔

۲۔ جو شخص دنیا کے معاملے میں اپنے سے کم مرتبہ والے کو دیکھے اور اللہ تعالےٰ کا بوجہ اس فضیلت کے شکر بجا لائے جو خدا تعالےٰ نے اس کو دوسرے شخص پر دی ہے۔

لیکن جو شخص دین کے معاملہ میں تو اپنے سے کم ایماندار کی طرف دیکھے اور دنیا کے معاملے میں زیادہ عزت والے کی طرف نظر رکھے۔ وہ اپنی عزت کو دیکھکر افسوس ہی کرے گا۔ اور اللہ تعالےٰ بھی ایسے آدمی کو شاکر اور صابر کا خطاب مرحمت نہیں فرمائے گا۔

یتیم سے حسن سلوک

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر بیت فیہ یتیم یحسن الیہ وشر بیت فی المسلمین فیہ یتیم یساء الیہ (ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے۔ کہ سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمانوں کا سب سے اچھا گھر وہ ہے۔ جس میں کوئی یتیم ہو اور اس سے نیک سلوک کیا جاتا ہو۔

اور مسلمانوں کا سب سے بُرا گھر وہ ہے۔ جس میں کوئی یتیم ہو۔ اور اس سے بدسلوکی کی جاتی ہو۔

محبت اور بغض

عن ابی ذرؓ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ای الاعمال احب الی اللہ تعالیٰ قال قائل الصلوٰۃ والزکوٰۃ وقال قائل الجہاد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان احب الاعمال الی اللہ تعالیٰ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ (رواہ احمد)

ترجمہ:۔ حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا:۔ کیا تم جانتے ہو۔ اللہ تعالےٰ کو کونسا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے۔ بعض نے کہا نماز اور زکوٰۃ۔ بعض نے کہا جہاد۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پیارا اور محبوب عمل یہ ہے۔ کہ محض خدا تعالےٰ کی رضا کے ماتحت کسی سے محبت کرنا اور خدا تعالےٰ کی رضا کے ماتحت ہی کسی سے بغض رکھنا۔

جنت کا مستحق بنانے والی چھ باتیں

عن عبادۃ ابن الصامت ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اضمنوا لی ستاً من انفسکم اضمن لکم الجنۃ اصدقوا اذا حدثتم واوفوا اذا وعدتم وادّوا اذا ائتمنتم واحفظوا فروجکم وغضوا ابصارکم وکفوا ایدیکم

ترجمہ:۔ حضرت عبادہ ابن صامت سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم چھ باتوں کے ضامن ہو جاؤ۔ تو میں تمہارے لئے چھ باتوں کا ضامن ہوتا ہوں۔

۱۔ جب بات کرو۔ سچ بولو۔

۲۔ وعدہ کرو تو اس کو پورا کرو۔

۳۔ جب تمہارے پاس کوئی امانت رکھے تو اس میں خیانت نہ کرو۔

۴۔ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔

۵۔ نظروں کو نیچی رکھو۔

۶۔ اور اپنی ہاتھوں کو ایذا دہی سے روکے رکھو

کیا قرآنی تعلیم کی پیروی سلطنت مغلیہ کے زوال کا باعث ہوئی؟

حضرت اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمۃ کی شخصیت ان چند ممتاز تاریخی ہستیوں میں سے ہے۔ جن کے رُخِ زیبا کے خدوخال کو بد اندیش معاندین نے جس قدر بگاڑنے کی کوشش کی۔ اسی قدر زیادہ آب وتاب کے ساتھ نمایاں ہوتے گئے۔ اور یہ ظاہر ہوگیا ہے۔ کہ ابنائے وطن کے آئے دن کے حملوں سے نہ صرف حضرت اورنگ زیب کی شخصیت داغدار نہیں ہوئی۔ بلکہ خود ان کی جہالت اور حماقت مبرہن ہوگئی۔

الانسان مرکب من الخطاء والنسیان۔ اورنگ زیب کی ذات بشری کمزوریوں سے پاک نہیں ہو سکتی مگر پھر بھی انہوں نے شاہانِ عالم کے سامنے وہ نمونہ پیش کیا ہے۔ جس کی نظیر ان کے بعد آج تک ہمیں تاریخ عالم میں نظر نہیں آتی۔ کون کہہ سکتا ہے؟ کہ ان سے کوئی غلطی سرزد نہیں ہوئی۔ مگر غلطیوں کو مبالغہ کا رنگ دے کر بیان کرنا اور ان کی خوبیوں اور نیکیوں سے چشم پوشی کرنا ہرگز قرینِ انصاف و دیانت نہیں۔

غیر مسلموں کی نظر میں اورنگ زیب کا سب سے بڑا قصور ان کا راسخ العقیدہ مسلمان ہونا تھا۔ اور ان کے نزدیک یہی بات سلطنت مغلیہ کے زوال کا سب سے بڑا سبب ہے۔ لیکن اگر بنگاہِ تعمق دیکھا جائے۔ تو اس کی غیر معقولیت خود بخود واضح ہو جاتی ہے۔ کیونکہ سلطنت مغلیہ کے زوال کے اسباب اورنگ زیب کے زمانے میں رونما نہیں ہوئے۔ بلکہ ان کی بنیادیں ان کے پیشروؤں کے زمانوں میں ہی رکھی جا چکی تھیں۔ اکبر نے ہندوؤں اور راجپوتوں کو جو حد سے زیادہ مراعات دے رکھی تھیں۔ وہ گو عارضی طور پر سلطنت کے استحکام کا باعث ہوئیں۔ لیکن انجام کار اس کی بنیادوں کو کمزور کر گئیں۔ کیونکہ جونہی ان مراعات میں کمی واقع ہوئی۔ راجپوت اپنے مربیوں اور مشفقوں کے احسانات کو فراموش کر کے خود انہی کے مقابلہ کے لئے آمادہ ہو گئے۔ اور سلطنت مغلیہ کی کمزوری کا باعث ہوئے۔

سلطنت مغلیہ کے زوال کا دُوسرا سبب شاہجہان کی علالت کے ایام میں اس کی آنکھوں کے سامنے شاہزادگان کی آپس میں جنگ ہے جس میں راجپوتوں نے ایک کے خلاف دُوسرے کی مدد کی اور اس طرح سلطنت کے استحکام کو بہت ضعف پہونچا۔ اس جنگِ تخت نشینی میں راجپوت عموماً دارا کی حمایت میں لڑے۔ اور اورنگ زیب کو انہی ایام میں ہندوؤں کے بڑھتے ہوئے رسُوخ اور دیدہ دلیری کی خبریں موصول ہوتی رہتی تھیں۔

زوال کا تیسرا سبب یہ تھا۔ کہ اگرچہ اکبر نے ہندو راجاؤں سے دوستانہ تعلقات استوار کرنے کے لئے ان کے ہاں رشتہ داریاں قائم کیں لیکن اکبر کے ساتھ ان کے تعلقاتِ مودت ان کی اس قدر تقویت کا باعث ہوئے۔ کہ وہ سلطنت کے معاملات داخلی میں بھی دخل دینے سے باز نہ رہتے تھے۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ سلطنت کے مالک ان کے رشتہ دار ہیں۔

سلطنت کے زوال کا ایک اور سبب شہزادہ دارا کا ہندوؤں کی جانب وہ بے حد میلان بھی تھا۔ جس نے راجپوتوں کو اورنگ زیب کے خلاف کھڑا ہونے پر آمادہ کیا۔

اس کے علاوہ اور کئی چھوٹے چھوٹے اسباب مثلاً امرا کی عیاشی۔ جذباتِ بہادری۔ خود اعتمادی۔ ایثار اور جفاکشی کا فقدان۔ مذہب سے بیگانگت وغیرہ وغیرہ بھی ہیں۔ جنہیں ہر شخص جانتا ہے۔

ان اسباب پر سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کا وجود اورنگ زیب کے عہدِ حکومت سے قبل ہی موجود تھا۔ لہذا یہ کہنا انصاف کے بالکل خلاف ہے۔ کہ اورنگ زیب کا وجود اپنے اسلامی اوصاف کے باعث سلطنت کے زوال کا باعث ہوا۔

اورنگ زیب کی زندگی پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ تمام اسلامی احکام پر پوری طرح پابند تھے۔ چنانچہ آپ تقوے وطہارت کا ایک اعلےٰ نمونہ تھے۔ فرائضِ خسروی کی انجام دہی۔ اور عدل گستری میں آپ بے نظیر تھے بہادری استقلال۔ تحمل۔ بردباری۔ جفاکشی آپ کے نمایاں وصف تھے۔ بہترین ادیب جید عالم۔ اور نہایت مدبر انسان تھے۔ اور یہ سب قرآن مجید کی تعلیم پر عمل کرنے کا ہی نتیجہ تھا۔ اور یہ قرآنی تعلیم کی پیروی ہی تھی۔ کہ بعض غلطیوں کے باوجود اللہ تعالےٰ نے انہیں کامیابی پر کامیابی اور فتح پر فتح عطا کی۔ اور اپنے فضل وکرم سے ان کے نقائص کو بھی چھپا دیا۔ آئندہ اولاد کا کام تھا۔ کہ جو راستہ چاہتی اختیار کر لیتی۔ وہ خدا تعالےٰ کی اطاعت کا جوا اپنے کندھوں پر رکھ کر اورنگ زیب کی طرح ترقی کر سکتی تھی۔ لیکن اس نے چونکہ قرآنی تعلیم سے انحراف کیا۔ اس لئے نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سلطنت مغلیہ خزاں کا شکار ہوگئی۔

اورنگ زیب کے اپنے کردار اور آپ کے بیٹوں کے کردار میں بعد المشرقین ہے۔ اورنگ زیب دیندار۔ مومن۔ پابند صوم وصلوٰۃ۔ حکومت کے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دینے والے۔ مستعد جفاکش تھے۔ مگر اولاد دین سے بیگانہ اور حکومت کے فرائض سے بے پروا۔ کاہل عیاش تھی۔ اور یہی باتیں ان کی تباہی کا موجب ہوئیں۔

ممکن ہے اورنگ زیب پر یہ اعتراض کیا جائے۔ کہ انہوں نے اپنی اولاد کی عمدہ تربیت نہیں کی۔ مگر اس کے متعلق بھی تاریخدان جانتے ہیں۔ کہ انہوں نے اس کی بہترین تربیت کی۔ مگر بعد میں بُری صحبتوں نے انہیں نکما کر دیا۔ چنانچہ سلطنت مغلیہ کے زوال کے اسباب میں سب سے بڑا سبب اورنگ زیب کے جانشینوں کی عیش پرستی اور حکومت کے کام سے غفلت تھی۔

ظاہر ہے۔ کہ سلطنت کے زوال کے اسباب یا تو آپ کے پیشروؤں میں ملتے ہیں۔ اور یا آپ کے جانشینوں میں۔ آپ پر ان کی کوئی ذمہ واری عائد نہیں ہوتی۔ موَرخوں کی عادت ہے۔ کہ وہ ہمیشہ سر بات کو "اگر یوں ہوتا۔ تو پھر یوں ہوتا" کے الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ اورنگ زیب کے جانشین نااہل ثابت ہوئے۔ تو انہوں نے اس کی ذمہ واری اورنگ زیب پر ڈالدی۔ اگر وہ اہل ثابت ہوتے۔ اور حکومت قائم رہتی۔ تو اس کی عزت کا مستحق بھی اورنگ زیب کو سمجھا جاتا۔

سلطنت مغلیہ سے پہلے غوری۔ غلاماں خلجی تغلق اور لودھی خاندان یکے بعد دیگرے دہلی کے تخت پر متمکن ہوتے رہے۔ مگر اس وقت تمام ہندو ریاستیں ٹمٹماتے ہوئے چراغ کی طرح معلوم ہوتی ہیں۔ اور مسلمان خاندانوں کے بار بار بدلنے سے بھی وہ فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ لیکن کیا وجہ ہے۔ کہ سلطنت مغلیہ اورنگ زیب ایسے زبردست شہنشاہ کے انتقال کے بعد یکا یک دھڑام سے گر جاتی ہے یہی وجہ ہے۔ کہ پہلی اسلامی حکومتوں کے وقت اگرچہ ہندوؤں کی ریاستیں بڑی بڑی اور زیادہ تعداد میں تھیں۔ مگر ان کی باہمی کشمکش نے اسلامی حکومتوں کے لئے راستہ آسان کر دیا تھا۔ سلطنت مغلیہ کے زمانہ میں ہندو سلطنتیں کم تعداد میں ہونے کے باوجود قوت اور تنظیم پکڑ گئی تھیں۔ جو مغلیہ سلطنت کی کمزوری کا باعث ہوئیں۔ پس سلطنت مغلیہ کے زوال کے اسباب کو اورنگ زیب کی شخصیت میں ڈھونڈنا عقل وفہم کو جواب دینا ہے۔ اس کے برعکس عالمگیر ایسے عادل اور رعیت پرور شہنشاہ نے اپنے اسلامی اوصاف کی وجہ سے سلطنت کو ...

یورپ کے اہم سیاسی واقعات

(الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے)

غیر مطمئن طاقتوں کا مطالبہ مستعمرات

موجودہ وقت میں دنیا کی بڑی بڑی مطلق العنان طاقتیں دو حصوں میں تقسیم کی جاسکتی ہیں۔ مثلاً ایک پارٹی اُن طاقتوں کی ہے۔ جو اپنے وسیع رقبہ جات یا بہت سی نوآبادیات و مستعمرات پر قابض ہونے کے باعث اقتصادی اعتبار سے مطمئن نظر آتی ہیں۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ وسیع و عریض اقطاع زمین رکھنے والی طاقتیں مثلاً سوویٹ رشیہ روس اور جمہوریہ امریکہ اس قابل ہیں۔ کہ ملک کی ضروریات کے مطابق خود ہی خام مواد اور اجناس وغیرہ پیدا کریں۔ اور پھر صنعتی اشیا کی تیاری میں انہیں استعمال کرکے دنیا کی مختلف منڈیوں میں فروخت کریں۔ گویا انہیں اپنے کارخانجات کو اجناس خام بہم پہنچانے کے لئے دوسرے ممالک کا دست نگر ہونے کی ضرورت نہیں۔ اس کے علاوہ نوآبادیات مستعمرات اور مقبوضات کی مالک طاقتیں مثلاً برطانیہ اور فرانس اپنے وسیع مقبوضات کے باعث خام مواد کی فراہمی کی مشکلات سے سبکدوش ہیں۔ اگرچہ وہ بقدر ضرورت خود خام مواد اور اجناس پیدا نہیں کرسکتیں۔ لیکن ان کے لئے اپنے محکوم ممالک سے حاصل کرلینا اسی قدر آسان ہے جس قدر دوسرے ممالک کا خود پیدا کرنا انہیں اپنی نوآبادیات سے دوگونہ فوائد حاصل ہیں۔ کیونکہ وہ نہ صرف ان سے خام مواد حاصل کرتی ہے۔ بلکہ اپنی صنعتی اشیاء کے لئے انہیں بطور مارکٹ بھی استعمال کرتی ہیں۔ اس طرح انہیں اقتصادی اعتبار سے ہر قسم کی آسائش حاصل ہے۔ اور اس وجہ سے انہیں مطمئن طاقتیں کہا جاسکتا ہے۔

دوسری پارٹی ان طاقتوں کی ہے جو نہ خود اپنے ہاں کافی مقدار میں خام مواد پیدا کرسکتی ہیں۔ اور نہ انکے پاس نوآبادیات و مقبوضات ہیں جن سے وہ حاصل کرسکیں۔ چنانچہ جہاں انہیں اجناس اور خام مواد کے حاصل کرنے میں دقتیں پیش آتی ہیں۔ وہاں صنعتی پیداوار کے نکاس کے لئے بھی کوئی تیار اور فوری مارکٹ نہ ہونے کے باعث ایک گونہ مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ گو ان کی موخرالذکر مشکلات اس قدر شدید نہیں ہیں۔ جس قدر مقدم الذکر۔ اس دوسری قسم میں جرمنی جاپان اور اٹلی شامل ہیں۔ انہیں "غیر مطمئن" طاقتیں کہہ سکتے ہیں۔

جاپان جو میدان استعمار پرستی کا نیا اور تازہ دم شہسوار ہے ان اقتصادی مشکلات کے دفعیہ کے لئے چین کو اپنی حرص و آز کا مرکز بنائے ہوئے ہے۔ اور چین کے ایک حصہ پر وہ تسلط قائم بھی کرچکا ہے۔ اٹلی نے اپنی ہوس ملک گیری کی تسکین کیلئے حبشہ کو تاکا۔ اور اسے جا دبوچا ہے۔ اور اب وہ ان کی تمام زرعی اور معدنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے میں مصروف ہے۔ جرمنی اپنی نوآبادیوں کو کھونے کے بعد اس وقت تک نہ اپنے سابقہ مقبوضات کو واگذار کراسکی ہے۔ اور نہ کسی نئی سرزمین کو اپنے پنجے کا فتراک بنانے کا اسے موقع مل سکا ہے۔ ہاں اپنی سابقہ نوآبادیات کو واپس لینے کا تہیہ ضرور کررہی ہے۔ اور اس لحاظ سے وہ اٹلی اور جاپان سے زیادہ غیر مطمئن اور رنجیدہ خاطر ہے۔

جرمنی کے مطالبۂ نوآبادیات کی اقتصادی وجوہ کو بے بنیاد ثابت کرنے کے لئے بعض اہل برطانیہ نے حال میں کتابیں شائع کی ہیں۔ جن میں انہوں نے یہ بات پیش کی ہے۔ کہ اگر جرمنی کو حقیقت میں اقتصادی مشکلات درپیش ہیں۔ اور اس کی آبادی کے لئے ملک کے ذرائع آمد کافی نہیں ہیں۔ تو اس کی سابقہ نوآبادیات کی واگذاری اسے ان مشکلات سے نہیں نکال سکیگی۔ چنانچہ مسٹر ایچ۔ ایس ایلٹن نے Clamour for Colonie. میں اور اسکن کالج آکسفورڈ کے وائس پرنسپل ڈاکٹر بیرنجے Raw Material or War Material میں اسی نظریہ کی وضاحت کی ہے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا ہے۔ جرمنی کے تمام سابقہ مقبوضات کی اشیائے برآمد کی مجموعی مقدار کبھی بھی ساٹھ یا ستر لاکھ پونڈ سٹرلنگ سے زیادہ مالیت کی نہیں ہوئی۔ اور بحیثیت مجموعی ۱۹۳۵ء میں ان کی مقدار جرمنی میں صرف قہوہ کی درآمد کی قیمت جتنی بھی نہیں تھی۔ علاوہ ازیں جرمنی کے مطالبہ نوآبادیات کے خلاف ایک یہ وجہ بھی پیش کی گئی ہے۔ کہ اگر جرمنی اپنی بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے سابقہ نوآبادیوں کی واپسی کی خواہاں ہے تو یہ بات بھی اس کے لئے ناممکن العمل ہے۔ کیونکہ اس کی سابقہ نوآبادیاں جو خط استوا پر یا اس کے قریب واقع ہیں۔ براعتبار آب و ہوا اس قابل نہیں۔ کہ اہل جرمن جو سرد فضاؤں کے عادی ہیں ان میں رہائش اختیار کرسکیں۔ اور انہیں اپنا وطن بنا سکیں۔ مگر برطانوی مصنفین کی اس دلیل کی کمزوری بالکل واضح ہے۔ اگر اہل برطانیہ افریقہ اور ہندوستان میں اور اہل اطالیہ حبشہ اطالوی سمالی لینڈ اور لیبیا میں رہائش اختیار کرسکتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں اہل جرمنی اس قسم کی آب و ہوا کی برداشت کی طاقت نہ رکھتے ہوں۔ علاوہ ازیں ان کا یہ استدلال کہ جرمنی کی تمام سابقہ نوآبادیاں ملکر بھی اسے بقدر ضرورت خام مواد مہیا نہیں کرسکتیں۔

جرمنی کے مطالبہ نوآبادیات کی اہمیت کو کم نہیں کرتا۔ بلکہ اسے اور زیادہ بڑھاتا ہے۔ کیونکہ اگر اس کی کھوئی ہوئی نوآبادیات کی واپسی اس کی اقتصادی مشکلات کا ازالہ نہیں کرسکتی۔ تو مزید نوآبادیوں کے لئے اس کی ضرورت اور واضح ہوجاتی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر آج جرمنی اپنی کھوئی ہوئی نوآبادیات کو حاصل کرلے۔ تو گو یہ بات اس کی عارضی تسکین کا باعث ہوجائیگی لیکن مزید علاقوں کے لئے اس کا مطالبہ اور اس کی خواہش پھر بھی باقی رہے گی۔ اور جہاں تک ان سات مطمئن "و غیر مطمئن" طاقتوں کا تعلق ہے۔ ان کی باہمد گر ملک گیری کی کشمکش کبھی دور نہیں ہوگی۔

اہل حبشہ کا اطالویوں کے خلاف جذبہ ناراضی

حال میں ادیس ابابا میں حبشہ کے وائسرائے جنرل گریزیانی پر جو بم پھینکا گیا۔ وہ اسی کا نتیجہ ہے۔ اس سے جنرل گریزیانی اور جنرل لیوٹا زخمی ہوگئے۔ اور موخرالذکر کی ٹانگ زخموں کی وجہ سے کاٹ دی گئی ہے۔ اس واقعہ کے سلسلہ میں دو ہزار حبشیوں کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ انہیں جبر و تشدد کا نشانہ بنا کر دوسروں کو مرعوب کرنے کی کوشش کیجائیگی۔ کیونکہ حاکم حاکم ہے۔ اور محکوم محکوم

ظاہر ہے۔ اٹلی اور حبشہ کی جنگ زبردست اور زیردست ظالم اور مظلوم کی ایک غیر مساویانہ کشمکش تھی۔ جس میں زبردست کا مغلوب ہونا لازمی امر تھا۔ لیکن چونکہ میدان جنگ کی فتح اور دلوں کی فتح میں بعد المشرقین ہے۔ اس لئے اہل حبشہ کے دلوں میں اطالویوں کے خلاف آتش غیظ و غضب بڑے زور سے شعلہ زن ہے۔

مسلمانان الجزائر کی تحریک آزادی

جس طرح فلسطین میں برطانیہ کے تسلط کے خلاف عربوں میں تحریک آزادی شروع ہے۔ اسی طرح شمالی افریقہ میں مسلمانان الجزائر نے فرانس کے اقتدار کے خلاف تحریک وطنیت جاری رکھی ہے۔ اگرچہ فرانسیسی حکومت مسلمانان الجزائر کی تحریک آزادی کو کچلنے کے لئے ہر ممکن کوشش کررہی ہے۔ لیکن اس میں اس کے لئے کامیابی ممکن نہیں

مصائب اور مشکلات ہی ترقی کا ذریعہ ہیں

دنیا کے تمام مذاہب میں سے صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے مایوسی اور ناامیدی کی شدید طور پر مذمت کی ہے۔ اور یہ قرار دیا ہے۔ کہ کوئی شخص مسلمان ہوکر مایوسی کے قریب بھی نہیں جا سکتا۔ کیونکہ مایوسی کافروں کا شیوہ ہے۔ ایک مسلمان جو خدا تعالےٰ کو قادر مطلق یقین کرتا ہے۔ اسے اپنے بندوں کی دعائیں قبول کرنے والا مانتا ہے۔ اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت پر ایمان لاتا ہے۔ آپ کے ارشادات کو قابل عمل سمجھتا ہے۔ وہ یہ کیونکر خیال کر سکتا ہے۔ کہ اس کی پیش آمدہ مشکلات کا کوئی علاج نہیں اور وہ کبھی دُور نہیں ہو سکتیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑھتا ہے کہ موجودہ زمانہ میں مسلمان کہلانے والے سب سے زیادہ مایوس پائے جاتے ہیں۔ کسی کام میں انہیں جب کوئی مشکل اور وقت پیش آئے تو ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ جاتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں۔ کہ اب ان کے لئے رستگاری قطعاً محال اور ناممکن ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ زندگی کے ہر پہلو میں مسلمان ناکام و نامراد دکھائی دیتے ہیں۔ اور روز بروز ذلت اور نکبت کا شکار بن رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک زندہ جماعت ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے دینی اور دنیوی رنگ میں شاندار ترقیات اس کے لئے مقدر کی ہیں۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ہر ایک احمدی میں اور خصوصاً نوجوان میں یہ روح دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ مشکلات اور تکالیف کے پہاڑ بھی اپنے سامنے دیکھ کر ذرا نہ گھبرائیں۔ اور نہ قدم پیچھے ہٹائیں بلکہ مردانہ وار آگے بڑھتے جائیں۔ چنانچہ حضور احمدی نوجوانوں کو مخاطب کر کے کئی بار ارشاد فرما چکے ہیں۔ کہ کسی تکلیف اور کسی مشکل کی قطعاً پرواہ نہ کرتے ہوئے میدان عمل میں داخل ہو جائیں۔ اور نہ صرف ہندوستان کے مختلف علاقوں میں بلکہ دیگر ممالک میں بھی جاکر قسمت آزمائی کریں۔ اور ساتھ ہی تبلیغ اسلام کا فرض بھی سرانجام دیں۔

احمدی نوجوانوں کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد سے بڑھ کر اور کیا چیز موثر ہو سکتی ہے۔ لیکن انہیں یہ بتانے کے لئے چند بیانات پیش کئے جاتے ہیں۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے مشکلات اور مصائب کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ یا جنہوں نے مشکلات میں سے گزرنے والوں کی زندگیوں کا بغور مطالعہ کیا۔ وہ بھی اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ انسان کو کسی حال میں بھی مایوس اور ناامید نہ ہونا چاہیئے۔ اور مشکلات کو اپنی ترقی اور کامیابی کا ذریعہ سمجھنا چاہیئے۔ کامیابی اور کامرانی ہمیشہ ایسے ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے۔ جنہوں نے مشکلات کو استقلال اور جوانمردی کے ساتھ عبور کیا۔

فلاسفر ایمرسن کا مقولہ ہے۔ کہ جب قدرت مشکلات میں اضافہ کرتی ہے۔ تو اسی قدر انسانی دماغ میں بھی اضافہ کرتی ہے۔

سپرجن کا قول ہے۔ کہ مشکلات ہی بہت سی ہستیوں کی ترقی کا باعث ہوئی ہیں۔ روگرز کا قول ہے۔ کہ مشکلات کی بدولت ہی انسان نیک سے نیک تر ہو جاتے ہیں جیسے خوشبو گھِسنے سے زیادہ خوشبودار ہو جاتی ہے۔ مصیبت ہی بزرگ ہستیوں کی بزرگی کا باعث ہوئی ہے۔ جس طرح مخالف ہوا سے پتنگ اونچی چڑھتی ہے۔ اور موافق ہوا سے گر پڑتی ہے۔

سائنس کے ایک مشہور موجد کا مقولہ ہے کہ جب کبھی میں نے کسی ناقابل عبور مشکل کو اپنے رستے میں پایا اپنے تئیں ایک نئی ایجاد کے قریب ہی پایا۔ وہ مشکل دراصل نئی ایجاد کا پیش خیمہ تھی۔

ابتدا میں بہت سے مصنفین کی تصانیف چھاپہ خانہ سے "نامنظور ہوکر" شکریہ کے ساتھ واپس ہے۔" کے الفاظ کے ساتھ واپس کر دی گئیں۔ مگر ان الفاظ نے بہت سے مصنفوں پر جادو کا اثر کیا۔ اور اعلیٰ سے اعلیٰ تصانیف کا باعث ہوئے۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ ناکامی انسان کی خوابیدہ طاقتوں کو بیدار کرتی ہوئی اور اس کے استقلال کو مضبوط بناتی ہوئی اسے ترقی کی شاہراہ پر لے جاتی ہے۔

بہادر مرد مشکلات کو اپنا حامی بنا لیتے ہیں۔ جیسے کہ سیپی اس ریت کے ذرہ کو جو اس کی تکلیف کا باعث ہوتا ہے موتی بنا لیتی ہے۔

پتنگ اگر ڈور سے بندھی نہ ہوتی۔ تو ہرگز اوپر نہ اڑ سکتی۔ اسی طرح انسانی زندگی کا حال ہے۔ جو آدمی نصف درجن بچوں کا باپ ہے۔ اور بڑے کنبہ سے جکڑا ہوا ہے۔ وہ اونچا اڑ گیا بہ نسبت دوسرے کے جو اکیلا ہے۔ جس کا توازن قائم رکھنے کے لئے کوئی بندش نہیں اور جو ہمیشہ پست ہمتی کی دلدل میں پھنسا رہتا ہے

نپولین کے ہم جماعت جب اس کی ناداری اور اس کے ادنیٰ خاندان پر تمسخر اڑاتے تو وہ اپنا بدلہ لینے کی خاطر اپنے مطالعہ میں اور زیادہ منہمک ہو جاتا تھا۔ اور اسی طرح ان سے زیادہ قابل بن کر ان سے خراجِ تحسین وصول کرتا تھا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں وہ اپنی جماعت کا بہترین ہیرو شمار ہونے لگا۔ اور اس کے تمسخر اڑانے والے ہم جماعت اس کے پیرو بن گئے۔

ایک مشہور قانون دان کا قول ہے۔ کہ قانون دانی کے زینہ پر سرعت سے چڑھنے کا راز یہ ہے کہ انسان گھوڑے کی طرح محنت کرے اور درویش کی سی سادہ زندگی بسر کرے۔ ترقی کے خواہشمند نوجوانوں کے حق میں نیم فاقوں سے بڑھ کر اور کوئی چیز مفید نہیں۔ ایسے بہت سے انسان گزرے ہیں۔ جن میں جبلی قابلیت تو بے اندازہ تھی مگر چونکہ ان کے راستہ میں مشکلات نہیں تھیں۔ ان کی فطری قابلیت رائگاں گئی۔ مشکلات کا مقابلہ کرنے سے ہی سرشتی قابلیت جو انسان میں سوئی ہوتی ہے ٹکر کھا کر حرکت میں آجاتی ہے۔ اور انسان کی ترقی کا باعث بنتی ہے۔ ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہونے کے لئے بڑی سے بڑی کوشش بھی گراں نہیں ہے۔

مفلسی اور ادنیٰ خاندان میں سے ہونا ہماری ترقی میں سدِ راہ ہوں مگر یہ رکاوٹیں ایسی ہیں۔ جیسے دریا کے رستے میں خس و خاشاک کا ڈھیر جو عارضی طور پر تو اس کی روانی کو روک دیتا ہے۔ مگر دراصل پانی کے اجتماع کا باعث بن جاتا ہے۔ جو آخر کار تندی سے اس رکاوٹ کو دھکیل کر سمندر میں بہا لے جاتا ہے۔ مفلسی اور پیدائش کی گمنامی ناقابلِ عبور مشکلات نہیں ہیں۔ بلکہ کابل آدمی پر بھی تازیانہ کا کام کرتی ہیں۔ اور جسم و دل کی طاقت برداشت کو بڑھاتی ہیں۔ انسان کے رگ و ریشہ کو مضبوط کرتی ہوئی اس کے دل کو تقویت بخشتی ہیں۔

اپنے دشمنوں سے محبت کرنے کی ہدایت حکمت سے خالی نہیں۔ کیونکہ درحقیقت دشمن ہی ہمارے بہترین دوست ہوتے ہیں۔ دشمن بے کم و کاست سچ کہہ دیتے ہیں۔ اس کے برعکس دوست خوشامد کرتے ہیں دشمنوں کے دل آزار طعن و تشنیع ہمارے حق میں آئینہ داری کا کام کرتے ہیں۔ اور ہمیں اپنی خامیوں سے آگاہ کرتے ہیں ان کے بے دردانہ حملے ہمارے حق میں تازیانہ کا کام کرتے ہیں۔ اور ہمیں پہلے سے بھی زیادہ کامیابی کی طرف متحرک کرتے ہیں۔ برعکس اس کے دوست ہمارے عیوب پر پردہ پوشی کرتے ہیں اور شاذ و نادر ہی ملامت سے کام لیتے ہیں۔ دشمن نہایت ہی بے رحمی سے ہمارے نقائص کو طشت از بام کر دیتے ہیں۔ ان کی پردہ دری سے ہم ایسے ڈرتے ہیں جیسے جراح کے نشتر سے اور اسی طرح نقائص سے دور رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دشمن ہماری خصلت کی ان گہرائیوں تک پہونچتے ہیں جن کی تہ پہلے کسی کو معلوم بھی نہ تھی۔ ان کے رویہ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہم ہبکی اور حقارت سے بالاتر ہونے مصمم ارادہ کرتے ہیں

کامیاب لوگوں کو اعتراف ہے کہ ہم اپنے مخالفین کے شرمندہ احسان ہیں۔ انہوں نے ہی ہمارے اندر وہ طاقت پیدا کی جس سے ہم ان پر غالب آئے۔ اگر ان کی مخالفت نہ ہوتی تو ہم بھی اس قدر سخت جان اور سینہ سپر نہ ہو سکتے۔ طوفان سے ہزاروں لڑائیاں لڑنے کے بعد ہی شاہ بلوط میں اس قدر مضبوطی آجاتی ہے۔ کہ وہ اسے ہیچ سمجھنے لگ جاتا ہے ہماری مشکلات۔ ہمارے مصائب۔ ہمارے رنج و محن بھی ٹھیک اسی طریقہ سے ہماری تربیت کرتے ہیں اور ہمارے اندر وہ قوتیں پیدا کرتے ہیں۔ جن کا ہمیں گمان تک نہ تھا۔ مشکلات پر فتح پانے والا شخص اپنی پیشانی میں ہی کامیابی و نصرت کا نشان لئے پھرتا ہے۔ پھر اس کی رفتار میں گھٹا ؤ نہیں بلکہ اس کے ہر انداز سے ظفرمندی ٹپکتی ہے۔ وہ گرانقدر ہستیاں جنہوں نے دنیا کو اونچی منازل پر پہنچایا ہے عیش و عشرت کی گود میں نہیں پلی تھیں۔ بلکہ مشکلات ان کا گہوارہ تھیں۔ اور تکالیف ان کا سرہانہ۔

زبردست شخصیتیں کھجور کے درخت کی مانند زور پکڑتی ہیں۔ جوں جوں ان سے بر اسلوک کیا جائے ان میں قوت برداشت بڑھتی جاتی ہے۔ سالہا سال تک مصیبتوں کا نہایت بہادری سے مقابلہ کرنے والے اشخاص اکثر اوقات راحت کو برداشت کرنے کے ناقابل ثابت ہوئے ہیں۔ سامان راحت ان کی طاقت کو زائل کر دیتے ہیں جیسا کہ اکثر سرد ہوا میں رہنے والی قومیں منطقہ حارہ میں کمزور پڑ جاتی ہیں مصیبت کی عدم موجودگی میں زندگی ان کے لئے پھیکی۔ بے معنی اور ناقابل برداشت ہو جاتی ہے۔ مقابلہ میں ہی ان کی خوبیاں چمکتی ہیں۔ شکست ہی ان کے لئے فتح کی کلید ہے۔

یہ شکست ہی ہے جو معمولی ہڈیوں کو چقماق کی طرح سخت بنا دیتی ہے شکست ہی انسانوں اور قوموں کو غیر مغلوب بناتی ہے۔ شکست کی بدولت دنیا میں وہ جری ہستیاں پیدا ہوئیں جن کا نام آج صفحہ ہستی پر آسمان کے ستاروں کی طرح درخشاں ہے۔ یہ ان بہادر ہستیوں کی ہی بدولت ہے کہ ظلم اور تعدی کے تلخ قانون کی بجائے آج دنیا میں آزادی کا شیریں قانون حکمران ہے۔

جس طرح عمدہ ہتھیار آگ سے ہی آب لیتے ہیں اور پتھر پر رگڑے جانے سے تیز دھار حاصل کرتے ہیں ٹھیک ویسے ہی مصیبتوں کی آگ میں قومیں چمک حاصل کرتی ہیں۔ جتنا سخت ہیرا ہوگا اتنی ہی اس کی چمک زیادہ ہوگی۔ اور اس قدر ہی اس کی چمک ظاہر کرنے کے لئے سخت رگڑ کی ضرورت ہوگی۔ قیمتی ہیرے کے اپنے ذروں میں فقط اس قدر سختی ہوتی ہے۔ کہ اس ہیرے کی اپنی ہی خوبیوں کو معرض اظہار میں لا سکے۔ اگر رگڑ نہ ہوتی۔ تو چقماق کے اندر پوشیدہ چنگاری تا ابد سوئی رہتی۔ بعینہ مخالفت کی عدم موجودگی میں انسان کے اندر کامیابی کی چھپی ہوئی آگ کبھی بھی نہ بھڑکتی۔

مقدمہ قبرستان میں گواہان صفائی کی شہادتیں

بٹالہ ۲۳ فروری۔ آج مقدمہ بعنوان مندرجہ بالا میں حسب ذیل گواہان صفائی کی شہادتیں قلمبند کی گئیں۔

بیان اقبال سنگھ ہیڈ کنسٹیبل

میں ایگزبٹ ۸۲ الف اور ۸۳ الف کے اصل مسودات صدر پولیس آفس سے لایا ہوں۔ اور وہ اصل رپورٹیں جو خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ اور شیخ یوسف علی صاحب نائب ناظر امور عامہ نے بھیجی تھیں وہ بھی لایا ہوں۔ جو روزنامچہ قادیان میں نمبر ۱۳ و نمبر ۸ کے ماتحت درج ہیں۔ اور ۱۶، ۱۵ جون ۱۹۳۶ء کی ہیں۔ (ایگزبٹ ۸۳ و ۸۳/B علی الترتیب ان پر لگائے گئے) جو تار لالہ وزیر چند نے راجہ عمر دراز سب انسپکٹر بٹالہ کو ۱۶ جون کو ارسال کی تھی۔ پولیس کے ریکارڈ میں اس کا کوئی سراغ نہیں ملتا۔

بیان شیخ یوسف علی صاحب بی اے

۱۵ جون کو ساڑھے نو بجے شام میں نے پولیس میں رپورٹ ۸۳/B ایک آدمی کے ذریعہ بھیجی تھی۔ اس رپورٹ پر میرے دستخط ہیں۔ ان دنوں میں نائب ناظر امور عامہ تھا۔

بجواب جرح۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ یہ اطلاع مولوی ظفر محمد گواہ صفائی نے مجھے دی تھی۔ یہ یاد نہیں کہ کس نے لکھی تھی۔ مگر دفتر کے کسی کلرک نے لکھی تھی۔

بیان خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب

رپورٹ ایگزبٹ ۸۲/H میں نے ۱۵ جون کو پولیس چوکی قادیان میں بھیجی تھی۔ اس پر میرے دستخط ہیں۔ ۱۶ جون کو سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس مسٹر بیسٹ کی خواہش پر میں ۲ بجے بعد دوپہر کے قریب پولیس چوکی میں ان سے ملا۔ اس وقت مسٹر ڈزنی اے۔ ڈی۔ ایم بھی وہیں تھے۔ میں نے اسے واقعہ کے متعلق ایک بیان دیا تھا۔

۱۹ جون کو میں گورداسپور میں سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس سے ملا۔ اور کہا کہ ہم نے تحقیقات کر کے معلوم کر لیا ہے۔ کہ کن لوگوں نے عبدالحق کو مارا ہے۔ اگر آپ انہیں گرفتار کرنا چاہیں۔ تو ہم انہیں پیش کر سکتے ہیں۔ موجودہ ملزمین میں سے ان میں کوئی نہ تھا۔ گورداسپور جانے سے قبل میں نے بورڈ پر ایک اعلان کرایا تھا کہ جن لوگوں نے عبدالحق کو مارا ہے۔ یا کسی کو مارتے دیکھا ہے۔ وہ آکر بیان دیں۔ امور عامہ کی طرف سے جو اعلانات بورڈ پر کئے جاتے ہیں۔ وہ ایک رجسٹر پر بھی درج ہوتے ہیں۔ جو میں عدالت میں پیش کرتا ہوں۔ ایگزبٹ ۸۵ اس کی صحیح نقل ہے۔ اس اعلان کے نتیجہ میں میرے پاس بعض تحریری بیان آئے۔ مارنے والوں نے بھی اور دیکھنے والوں نے بھی تحریری بیان دیئے تھے میں نے مسٹر سی۔ ایل کورٹس صاحب ڈپٹی کمشنر سے بھی ۲۴ جون کو بمقام ڈلہوزی ملاقات کی۔ اور انہیں ایک چٹھی دستی دی۔ جس میں اس واقعہ کے متعلق بھی صحیح بیان درج ہے ایگزبٹ ۸۵ اس کی صحیح نقل ہے۔

۱۷ جون کو میں خود بھی قبرستان میں مسٹر مولاداد کے بچہ کے جنازہ کے ساتھ گیا تھا۔ اس روز وہاں میں نے جو کچھ دیکھا اس کی مفصل رپورٹ آکر سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس کو بھیجی تھی۔ جس کی کاپی میرے پاس ہے۔ ایگزبٹ ۸۵ اس کی آفس کاپی ہے

یہ واقعات میں نے خود دیکھ کر لکھے تھے۔ اس روز کوئی باوردی احمدی والنٹیر ساتھ نہیں تھا۔ احمدیوں کی تعداد دس کے قریب تھی کوئی حلقے وغیرہ نہیں بنائے گئے تھے۔

کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب جون ۱۹۳۶ء میں صدر انجمن احمدیہ کے ناظر نہیں تھے۔ نہ ہی آج کل ناظر ہیں۔ ملزم عبدالرحمٰن جٹ ۱۵ اور ۱۶ جون ۱۹۳۶ء کی درمیانی شب میرے پاس آئے اور کہا کہ اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس نے کہا ہے۔ کہ منگو کی لڑکی کو صبح کے وقت دفن کیا جائے میں نے کہا ہاں یہ تدفین صبح تک ملتوی کر دی جائے۔

ناظر امور عامہ کی ہدایات کے ماتحت احمدی احرار کے مقابلہ میں ہمیشہ پر امن رہتے ہیں۔

بجواب عدالت۔ جنازہ کو صبح تک ملتوی کر دینے کے لئے مجھے پولیس کی طرف سے کوئی درخواست نہیں آئی تھی۔ ۱۶ جون کو میں نے سپرنٹنڈنٹ صاحب کے سامنے مارنیوالوں میں سے کسی کا نام نہیں لیا تھا۔ مگر یہ کہا تھا۔ کہ ملزموں میں سے کوئی نہیں۔ نہ ہی ۱۹ جون کو میں نے ایسا کہا۔ مجھے خود ۱۶ جون کو ہی بعض مارنے والوں کے نام معلوم تھے۔ سب کے نام مجھے ۱۹ جون کو بورڈ پر اعلان کے بعد معلوم ہوئے۔ میں نے سب انسپکٹر یا اسسٹنٹ سب انسپکٹر سے کوئی ملاقات نہیں اور نہ ہی ان سے ملنے کی کوشش کی۔

بجواب جرح۔ کسی حملہ آور کا نام اس چٹھی میں درج نہیں۔ جو میں نے سپرنٹنڈنٹ صاحب کو خود دی تھی۔ مجھے یاد نہیں کہ ۱۹ جون کے بعد میں ان سے ملا یا نہیں۔ میں اکثر شناخت پریڈوں میں شامل ہوا تھا۔ لیکن ملک عطا محمد صاحب مجسٹریٹ کو کسی مارنیوالے کا نام نہیں بتایا تھا۔

بجواب مکرر جرح۔ میں نے سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس کو کسی مارنیوالے کا نام اس لئے نہیں بتایا تھا کہ ۱۹ جون کو انہوں نے مجھے کہا تھا کہ شناخت پریڈیں ہو چکی ہیں۔ اور اب کیس مکمل ہو چکا ہے۔ میں نے راجہ عمر دراز بالا وزیر چند سے اس لئے ملاقات نہیں کی تھی۔ کہ مجھے ان پر کوئی اعتماد نہیں تھا

بجواب عدالت مجھے ان پر اس لئے اعتماد نہیں تھا۔ کہ ان کا گذشتہ رویہ جماعت کے متعلق غیر منصفانہ رہا ہے۔ ۱۶ جون کو میں نے سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس کو صرف یہ کہا تھا۔ کہ عبدالرحمٰن جٹ اور ظہور احمد ملزمان جنکو انہوں نے پولیس میں بلایا تھا۔ انہوں نے مارنے میں کوئی حصہ نہیں لیا تھا۔

دہلی میں جماعت احمدیہ کی نماز عید الضحےٰ

آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب نے نماز پڑھائی اور خطبہ پڑھا

۱۹۱۳ء میں جب میں دہلی ملازم ہو کر آیا تو نماز جمعہ اور عید جناب میر قاسم علی صاحب "جو کہ ان دنوں اخبار الحق دہلی سے شائع کرتے تھے" کے دولت خانہ پر ہی ادا کی جاتی تھی جس میں دس یا پندرہ کے قریب دوست جمع ہوتے تھے۔ یا آج وہ دن ہے۔ کہ بفضل خدا سینکڑوں کی تعداد میں مرد عورتیں اور بچے دہلی کے نہایت خوشنما باغ روشن آرا میں جمع ہو کر نماز عید ادا کر رہے ہیں۔ اور پیش امام وہ شخص ہے جو کہ گورنمنٹ آف انڈیا کا وزیر ہے۔ بلکہ وزرا میں ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ یعنی آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ الحمد اللہ ثم الحمد اللہ۔ ہم سجدات شکر بجالاتے ہوئے اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں اور بھی ترقی عطا فرمائے۔

آنریبل چوہدری صاحب نے بعد نماز خطبہ عید میں نہایت قیمتی مفید نصائح جماعت کو فرمائیں۔ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے جماعت کو مزید قربانیوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے قربانیوں کے عوض کس قدر درجہ عطا فرمایا۔ کس قدر اولاد عطا کی کہ جسے کوئی گن نہیں سکتا بڑے بڑے عظیم الشان بادشاہ اور نبی آپ کی اولاد میں ہوئے۔

اور آپ کو اللہ تعالےٰ نے ابراہیم خلیل اللہ کہکر نوازا یعنی اللہ تعالےٰ نے آپ کو اپنا خلیل ٹھہرایا کسی شخص کو اپنے دوست سے ملنے کی کس قدر تڑپ ہوتی ہے اس سے انسان اپنے دوست کی عزت کا اندازہ کر سکتا ہے۔ پھر جس کو خدا اپنا دوست کہے اس کی عزت کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔

پھر آپ نے قربانی اور سودے کا فرق سمجھایا کہ سودا انسان کرتا ہے۔ تو کچھ رقم اس میں لگاتا ہے۔ پھر کچھ نفع ہوتا ہے۔ تو اور اصل زر اس میں لگاتا ہے لیکن قربانی کا یہ مطلب ہے۔ کہ انسان اپنا کل مال لگا دیتا ہے۔ اور جان تک پیش کر دیتا ہے۔ اس کے بدلے میں اللہ تعالےٰ اسے اور مال دیتا ہے۔

اور اس کی زندگی کو بڑھا دیتا ہے۔ پھر وہ اپنا سب مال اور جان پیش کر دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے بدلے میں اسے پھر اور بڑھا چڑھا کر دیتا ہے۔ اس کی نسل کو بڑھاتا ہے۔ جیسا کہ ایک دانہ زمین میں ڈال دیا جانا بظاہر وہ ضائع ہو جاتا ہے۔ بلکہ فنا ہو جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ اس سے اور سینکڑوں اور ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں دانے پیدا کر دیتا ہے۔ پھر سودے میں نفع فیصدی ہوتا ہے۔ اور قربانی میں نفع دس گنا۔ سو گنا ہزار گنا بلکہ کروڑھا گنا۔ یا اس سے بھی زیادہ جس کا ہم شمار بھی نہ کر سکیں

فلسفۂ قربانی فرماتے ہوئے آپ نے اور کئی مثالیں دیں۔ اور خوب واضح کر کے سمجھایا کہ قربانی میں ہی زندگی ہے۔ جو چیز قربان نہیں ہوتی وہ ضائع جاتی ہے مثلاً جو دانہ زمین میں نہیں بویا جائے گا۔ یا نہیں کھایا جائیگا۔ وہ ضائع ہو جائے گا لیکن جو خوراک بن کر کسی نیک انسان کا جزو بدن ہوا اس نے زندگی پائی

پھر آپ نے فرمایا کہ دنیا اور دنیا کی ترقیات سب قربانیوں کا نتیجہ ہیں ہم سب اپنے والدین کی قربانیوں کا نتیجہ ہیں۔ اور ہماری قربانیوں کا نتیجہ ہماری اولاد ہے۔ اگر ہم قربانی بند کر دیں۔ تو ضائع ہو جائیں۔ اور قربانی جاری رکھیں تو ہمیشہ کی زندگی پائیں

پھر فرمایا علمی اور ذہنی ترقی بھی قربانی کا نتیجہ ہے۔ جس قدر علوم ہیں یہ سب انسان کی دماغی قربانی کا نتیجہ ہیں۔ ایک موجد اپنے دماغ کو گھنٹوں قربان کرتا ہے۔ تب جا کر کوئی نئی چیز ایجاد کرتا ہے۔

آخر میں آپ نے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وقت کی قدر کریں وقت ایک نہایت قیمتی چیز ہے۔ اگر ہم ایک ایک لمحہ کی قدر کریں۔ تو اپنی زندگی کو قیمتی بنا سکتے ہیں۔ گویا وقت کی قربانی ہی ہماری زندگی ہے۔ اور وقت کا ضائع کرنا ہماری موت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی زندگی کی قدر کریں۔ خدا کی راہ میں قربانیاں کریں۔ اور حیات جاودانی پائیں آمین ثم آمین۔

خاکسار غلام حسین احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ دہلی۔

احرار کی بعض دلچسپ حرکتیں

حضرات احرار کی بعض حرکتیں حد درجہ دلچسپ ہوتی ہیں۔ پچھلے دنوں سرکار احرار کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا کہ ہمارے ۹ نمائندے پنجاب اسمبلی کے رکن منتخب ہو چکے ہیں۔ لیکن اتحاد پارٹی کے سکرٹری نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ احرار جن ۹ حضرات کی کامیابی کا ڈھول پیٹ رہے ہیں۔ ان میں سے صرف مولوی مظہر علی صاحب احراری ہیں باقی سب کے سب اتحاد پارٹی کے ارکان ہیں۔ اس اعلان سے احراری دقار کا بھانڈا دلی دروازے کے چوراہے میں پھوٹ تو گیا۔ لیکن احراری لیڈر بھی کچی گولیاں نہیں کھیلے۔ ان کے پروپیگنڈا کے لئے اگر ایک دروازہ بند ہو گیا تو ہزار کھل گئے۔ انھوں نے پنجاب سے توجہ ہٹا کر بہار کو جا لیا۔

بہار کے مسلمانوں نے ایک جماعت احرار پارٹی کے نام سے بنا رکھی ہے۔ جس کا لاہوری مجلس احرار سے کسی قسم کا تعلق نہیں لیکن پچھلے دنوں جب بہار احرار پارٹی کے تین ارکان بہار اسمبلی کے رکن منتخب ہو گئے تو لاہوری احرار نے شور مچانا شروع کر دیا کہ نتیجے کامیابی بہار میں بھی ہمارے پاؤں چوم رہی ہے۔ ایک نہیں دو نہیں بلکہ پورے تین احراری کامیاب ہو گئے۔ اب "امیر شریعت" کی کراماتی رسائی پر کسے شبہ ہو سکتا ہے۔ بعض سادہ لوح حضرات حیران ہو کر پوچھنے لگے کہ پنجاب کا مرض بہار میں کس طرح جا پہنچا۔ کیا دہاں مساجد کا احترام ضروری نہیں سمجھا جاتا۔ مگر جاننے والے جان گئے کہ پنجاب میں ناکامی جن لوگوں کا منہ چوم رہی ہے۔ بہار میں کامیابی ان کے پاؤں کس طرح چوم سکتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ احراری حضرات میں پڑھے لکھے لوگوں کی کمی ہے۔ ورنہ وہ نام کی نسبت سے بہت زیادہ فائدہ اٹھا سکتے۔ اگر آج احرار کی جھوٹی کامیابی کا پروپیگنڈا کرنے والوں میں کوئی فارسی دان شامل ہو جائے۔ تو کل ہی لاہور اور امرتسر کے گلی کوچوں میں احرار کے رضاکار یہ کہتے پھریں گے۔ کہ مولانا عبد الرحمن جامی کی "تحفۃ الاحرار" دراصل خواجہ عبد الرحمن غازی کے افکار گوہر کی پیداوار ہے کیونکہ "احراری" تصنیف کا مصنف بھی احراری کے بغیر کون ہو سکتا ہے۔ ع

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے

ضلع ہزارہ میں ایک صاحب مولوی غلام غوث ہیں جو اپنے رنگا رنگ مشاغل کی وجہ سے کافی شہرت رکھتے ہیں۔ آپ اگرچہ ہزارہ میں سرکار احرار کے سفیر کبیر مانے جاتے ہیں لیکن آپ کی وسیع المشربی صرف احراریت پر اکتفا نہیں کر سکتی۔ آپ ایک ہی وقت میں احراری بھی ہیں۔ پکے کانگرسی بھی ہیں "مبلغ اسلام" بھی ہیں۔ اور رہبر حامی مین نوجوانان اسلام کے لیڈر بھی ہیں۔ غرضیکہ آپ سب کچھ ہیں لیکن کسی آئینی مجلس کے رکن نہیں تھے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے آپ نے احرار پارلیمنٹری بورڈ کی بنا ڈالی لیکن جب آپ کو معلوم ہوا کہ سرحد کی آئینی ہنڈیا میں احرار کی دال نہیں گل سکتی تو احرار پارلیمنٹری بورڈ کی نعش تجہیز و تکفین کے بغیر ہی چھوڑ دی اور خود کانگرس کے ٹکٹ پر اسمبلی کے امیدوار کھڑے ہو گئے۔ لیکن آپ کو یہاں بھی شاندار شکست کھانا پڑی ع

بہر زمیں کہ رسیدیم آسماں پیداست

ہمیں مولوی صاحب کی ناکامی پر دلی ملال ہے ع

اردو شارٹ ہینڈ

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

صرف دس آسان سبق پراکٹیکل ونمونہ سبق مفت

اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ پنجاب

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بیقاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا۔ اور اگر پایا۔ تو قبل از وقت گر جاتا ہے یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آ جاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھئے قیمت ڈھائی روپے ؏

نوٹ:۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

شادی ہوگئی؟ مفرح یاقوتی

یہ مرد و عورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی۔ دماغی قلبی اور عصبی آپ جو چیز چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔

کمزوری کے لئے ایک لاثانی دوا ہے اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے دیکھئے اور لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے یہ ایک اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت خوبصورت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سن کر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا عنبر موتی کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤساء امراء و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل وعیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول ؓ اور تمام اکابرین۔ ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشئی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہو۔ **مفرح یاقوتی** بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔

پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (صہ) میں ایک ماہ کی خوراک۔

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

بفضل خدا تندرستی، جوانی کا منہ دکھانیوالی کامیاب معتبر ادویات

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

سرموں کا سرتاج تحفہ

اطباء۔ ڈاکٹر۔ رؤساء۔ امراء و عوام کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔ امراض چشم میں مفید اور بے ضرر ثابت ہو چکا ہے۔

ضعف بصر۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ گوہانجنی۔ پڑبال۔ اندھراتا۔ خارش۔ سرخی۔ پانی بہنا۔ ناخونہ۔ خلش۔ ابتدائی موتیا بند۔ سنگینی چشم۔ لیدار رطوبت وغیرہ وغیرہ

کے لئے تریاق ہے۔ امراض چشم میں تاثیر اور فوائد کے لحاظ سے اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے

طاقت کی گولی (رجسٹرڈ) جواں مرد بنا کر صاحب اولاد اور شباب کی بہار دکھاتی ہے۔ قیمت شیشی یکصد گولی ڈھائی روپے

طلاء عنبری بیرونی مالش سے بلا تکلیف پٹھے دوبارہ زندہ ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ

اکسیر مردمی (رجسٹرڈ) جریان جڑھ سے دور ہو کر دوبارہ طاقت پیدا نہ ہو تو ہم ذمہ دار۔ قیمت دو روپے (عہ)

تریاق معدہ (رجسٹرڈ) معدہ۔ جگر۔ آنتوں کی ہر شکایت کے لئے بہترین دوائی ہے۔ قیمت شیشی اونس آٹھ آنے

اکسیر اٹھرا استقاط حمل و اٹھرا کا مجرب علاج ہے۔ بے اولادی کا داغ شرطیہ مٹ جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ بارہ آنے۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ سات روپے۔

افروز مغلائی کانٹوں والا پھوڑا۔ شرطیہ بغیر اپریشن کے نابود۔ داد۔ چنبل۔ خارش اور ہر قسم کے زخموں کا تریاق ہے۔ قیمت شیشی اونس ایک روپیہ۔ نصف اونس نو آنے

اکسیر النساء ماہواری ایام کا کم و زیادہ آنا۔ وقت پر نہ آنا۔ درد یا تکلیف سے آنا۔ اپھارہ۔ اختناق الرحم۔ غرضیکہ امراض مستورات کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

بچوں کا شربت بدہضمی۔ ہچکی۔ قبض۔ سوکھا۔ دانت نکلنے کی تکلیف اور اکثر امراض اطفال میں اس کا استعمال بچوں کو موٹا تازہ اور خوبصورت کر کے وزن بھی بڑھاتا ہے۔ قیمت شیشی چار اونس بارہ آنے دو اونس کی قیمت سات آنے (۷؍)

سیلان الرحم کو جڑھ سے اکھاڑتا ہے۔ قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (عہ)

موتی منجن پائیوریا اور گوشت خورہ کے لئے تریاق ہے۔ دانتوں کو مضبوط و چمکدار بناتا ہے۔ کیڑوں کا قاتل۔ امراض دنداں کا تیر بہدف علاج ہے قیمت (۶؍)

قبض کشا بلا تکلیف و بدمزگی قبض رفع ہو کر دائمی قبض بھی نہیں رہتی۔ قیمت پچاس گولی صرف نو آنے (۹؍)

اکسیر طحال تلی کا درد۔ سوزش۔ ورم۔ بلکہ معدہ جگر کے ہر قسم کے نقص کو دور کر کے طاقت پیدا کرتی ہے قیمت ایک روپیہ

اکسیر بواسیر کے استعمال سے سب شکایت رفع ہو کر ہمیشہ سے چھٹکارا ہو جاتا ہے قیمت دو روپے (عہ)

اکسیر خنازیر سینکڑوں بار کا تجربہ ہو چکا ہے موجودہ گلٹیوں کو نیست و نابود کر کے ہمیشہ کے لئے خنازیری جراثیم کا خاتمہ ہو جاتا ہے قیمت تین روپے

حب کھانسی اس کی پہلی خوراک سے ہی کھانسی کو آرام ہونا شروع ہو جاتا ہے قیمت ۲۰ گولی ۱۲؍

جوارش عنبری

نہایت قیمتی اور ہر دلعزیز اجزا کا مرکب۔ بھوک بڑھانے والا۔ خون پیدا کرنے والا۔ اعضائے رئیسہ اور حافظہ کو درست۔ دماغی محنت۔ جسمانی تکان۔ بے حسی اور غشی میں اس کی

ایک ہی خوراک چست و توانا

بنا دیتی ہے

قیمت صرف

پانچ تولہ چار روپے

(للعہ)

کشتہ فولاد کمی خون و اعضائے رئیسہ کے لئے بلا مبالغہ اکسیر ہے۔ قیمت تولہ پانچ روپے فی ماشہ آٹھ آنے

ہر مرض کا علاج باقاعدہ طور پر کیا جاتا ہے۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ بھیجئے

تمام ادویات ملنے کا پتہ:۔ **محمد حیات منیجر شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۲۳ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ اخراجات کم کرنے کی سکیم لاہور میونسپلٹی میں ابھی ختم نہیں ہوئی۔ چنانچہ قریباً ۸۰ ملازم اور تخفیف میں لائے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں رخصت کے سلسلہ میں جو الاؤنس دیا جاتا تھا۔ وہ منسوخ کر دیا گیا ہے۔ ان تخفیفوں سے آئندہ بجٹ میں تقریباً ۲ لاکھ روپے کی بچت کی امید ہے۔

نئی دہلی ۲۳ فروری۔ ... نے ریلوے بجٹ میں تخفیف کرنے کے متعلق جو تجویز پیش کی تھی۔ وہ اسمبلی نے مسترد کر دی ہے۔ اس تجویز کا مقصد ریلوے کے نظم و نسق کے سلسلہ میں حکومت کے خلاف مذمت کرنا تھا۔

حیدرآباد دکن ۲۳ فروری۔ لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند نے حضور نظام کو بحری تار کے ذریعہ ان کے جشن سیمیں پر ہدیہ تبریک پیش کیا ہے۔ حضور نظام نے تار کے جواب میں ان کا شکریہ ادا کیا ہے۔

لنڈن ۲۳ فروری۔ روزنامہ "نیوز کرانیکل" ہندوستان کے صوبجات میں وزارتوں کے قیام کے متعلق تبصرہ کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ یہ امر ہندوستان کے بہترین مفاد میں شامل ہے۔ کہ جن صوبوں میں کانگرس کی اکثریت ہے۔ وہاں کانگرسی ارکان وزارتیں قبول کر لیں۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) اسکندریہ کا ایک اخبار لکھتا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ اس تجویز پر غور کر رہی ہے۔ کہ فلسطین کے دو ٹکڑے کر دیئے جائیں۔ اس کے مطابق یردن پار کا علاقہ خالص عربوں کا وطن بنا دیا جائے گا۔ اور اس میں ماورائے یردن کا علاقہ بھی ملا دیا جائے گا۔ فلسطین کا بقیہ حصہ برطانیہ کے ماتحت کر دیا جائے گا۔ یروشلم کا شہر بین الاقوامی مذہبی تقدس کے سبب سے بالکل آزاد اور خود مختار رہے گا۔

کراچی ۲۳ فروری۔ جیکب آباد کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ دیہات میں فرقہ وارانہ کشیدگی کے باعث حکام نے ان واقعات کے متعلق خبروں اور اظہار رائے کی اشاعت ممنوع قرار دے دی۔ تاکہ قوموں کے درمیان کشیدگی زیادہ نہ بڑھ جائے۔

رنگون ۲۳ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ یکم اپریل کو حکومت برما محکمہ ڈاک میں اپنے جداگانہ سیونگ بنک کا افتتاح عمل میں لائے گی۔

بمبئی ۲۳ فروری۔ بمبئی شہر کے جنوبی حصہ کے حلقہ انتخاب سے اخبار بمبئی کرانیکل کے ایڈیٹر سید عبد اللہ بریلوی کانگرس کے ٹکٹ پر کھڑے ہوئے تھے۔ ان کے مقابلہ میں مسلم لیگ کا امیدوار کامیاب ہو گیا ہے۔ شہر کے شمالی حصہ سے مسٹر علی بہادر خان بھی کامیاب ہو گیا ہے۔

حیفا ۲۳ فروری۔ دو ماہ کے کامل سکون کے بعد نابلس کے قرب و جوار میں پھر قتل و غارت کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ فوجی عدالت نے قتل، غارت اور بغاوت کے الزام میں جمعیتہ شبان کے تین ارکان کو پھانسی کا حکم دیا ہے۔ فلسطینی جریدہ "جامعہ عربیہ" کو ضبط کر لیا گیا ہے۔ حیفا کی بندرگاہ پر خوفناک فساد ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں پولیس نے بہت سے لوگوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

بغداد ۲۳ فروری۔ وزیر عدلیہ عراق کو جب کہ وہ ایوان پارلیمنٹ سے گھر کی طرف آ رہے تھے۔ کسی شخص نے گولی کا نشانہ بنا دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حملہ آور گولی مارنے کے بعد موٹر پر فرار ہو گیا۔ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ وزیر مذکور کو سیاسی اختلافات کی بنا پر قتل کیا گیا ہے۔ کیونکہ کابینہ کے دیگر ارکان سے ان کا اختلاف ہو گیا تھا۔

ہینڈرلڈ ۲۳ فروری۔ ملاغہ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جب سے باغیوں نے ملاغہ پر قبضہ کیا ہے۔ اس وقت سے لے کر اب تک دس ہزار سپاہی اسیر کئے جا چکے ہیں۔

استنبول ۲۳ فروری۔ حکومت ترکیہ نے پانچ سالہ جنگی پروگرام کے ماتحت آٹھ ہزار ٹن وزنی دو جنگی جہازوں۔ چار تباہ کن کشتیوں اور چار آبدوزوں کا آرڈر جرمنی کو دیا ہے۔

شنگھائی ۲۳ فروری۔ چین کی فوجیں اور باغی سین میں آمادہ پیکار ہیں۔ سرکاری طیاروں نے کل باغیوں پر شدید بم باری کی۔ لیکن باغیوں کی مشین گنوں نے طیاروں کو پسپا کر دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ نانکن کی سرکاری فوجیں بھی باغیوں سے مل گئی ہیں۔

ڈانزگ ۲۳ فروری۔ خفیہ پولیس نے ۵۹ نازیوں کو ڈانزگ میں بغاوت پھیلانے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔

دہلی ۲۳ فروری۔ آج کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں تین سرکاری مسودات منظور کئے گئے۔ ایک مسودہ زرعی اجناس کی درجہ بندی کے متعلق تھا دوسرا اسلحہ بحری کی ترمیم اور تیسرا چونگی کے قانون کی ترمیم کے متعلق تھا جو خزانہ کے مسودہ کا مقصد اس ناجائز تجارت کا انسداد ہے۔ جو برطانی ہند اور ریاستوں کے درمیان ہوتی ہے۔

شیخوپورہ ۲۳ فروری۔ کل آسمان پر جانب مغرب ایک چمکدار ستارہ نمودار ہوا۔ اور تھوڑی دیر ایک جگہ قائم رہ کر بادلوں میں غائب ہو گیا۔

کلکتہ ۲۳ فروری۔ ہوڑہ کے پٹ سن کے کارخانے کے دو ہزار کارکن آج جب کام پر آ گئے۔ تو ہڑتالیوں کا ایک اور گروہ کارخانہ کے باہر جمع ہو گیا۔ اور کارخانہ پر خشت باری کرنے لگا۔ پولیس نے فوراً موقع پر پہنچ کر ہڑتالیوں کو منتشر کر دیا۔ اور کارخانہ بند ہو گیا۔

بمبئی ۲۳ فروری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ حج کے انتظامات تسلی بخش ہیں۔ اور حاجیوں کی صحت اچھی ہے سلطان ابن سعود نے ہندوستانی مصری اور دیگر ممالک کے حاجیوں کو شاندار دعوت دی۔ عبد اللہ سلیمان شاہ رکن مالیات حاجیوں کے آرام و آسائش کے لئے بہت کوشش کر رہے ہیں۔

نیویارک ۲۳ فروری۔ پیٹرولیم کے ذخائر میں آگ لگنے سے ۳۴ مکانات جل کر راکھ ہو گئے۔ نقصان کا اندازہ ۵۰ ہزار پونڈ بیان کیا جاتا ہے۔

قاہرہ ۲۳ فروری مصر کے سرکاری خزانوں اور بنکوں اور دیگر مقامات سے برطانی فوج ہٹالی گئی ہے۔ اور اس کی جگہ مصری فوج نے لے لی ہے۔

پیرس ۲۳ فروری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ پولینڈ اور فرانس کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے۔ کہ اگر زیکوسلاویکیا پر کوئی طاقت حملہ کرے تو فرانس اور پولینڈ اس کی حفاظت کے لئے متحد ہو کر دشمن کا مقابلہ کریں گے۔

نئی دہلی ۲۳ فروری۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر آصف علی نے اسمبلی میں سوالات دریافت کرنے کے متعلق حکومت کے نئے مرتب کردہ قواعد کے خلاف تحریک التوا پیش کی۔ جسے صدر نے اس بنا پر مسترد کر دیا۔ کہ اس پر پہلے بحث ہو چکی ہے۔ اس کے بعد ریلوے کے مطالبات زر کے متعلق تخفیف کی ایک تحریک پر مختلف ارکان نے تقریریں کیں۔ جس کا جواب آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب نے دیا۔ تحریک رائے شماری کے بعد مسترد ہو گئی۔

روما ۲۳ فروری۔ خیال کیا جاتا ہے کہ چونکہ حکومت برطانیہ نے سابق شاہ حبشہ کو ملک معظم جارج ششم کے جشن تاج پوشی میں شریک ہونے کی دعوت دی ہے۔ اس لئے اٹلی اس میں اپنا کوئی نمائندہ نہ بھیجے گا۔

زیرہ ۲۳ فروری۔ زیرہ میں عید الاضحی کے دن جو فرقہ وارانہ فساد رونما ہو گیا تھا اس سلسلہ میں شہر میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ اگر حالات درست نہ ہوئے تو دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی جائے گی۔

امرتسر ۲۳ فروری۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۱ آنہ ۶ پائی سے ۳ روپے ۴ آنے ۶ پائی تک۔ نخود حاضر ۲ روپے ۲ آنے ۲ آنے ۳ پائی۔ سونا ۳۴ روپے ۶ پائی اور

پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی